

<https://famousurdunovels.blogspot.com/>

# وہ صرف میرا ہی ہے

اقراء عزیز



<http://primenovels.blogspot.com/>

# ”وہ صرف میرا ہی ہے“

## از ”اقراء عزیز“

رات کا کوئی دوسرا پہر تھا وہ ٹیرس پہ کھڑی ریلنگ پہ ہاتھ جمائے اداس کھڑی تھی پیچھے سے اس کی کزنز کی ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ اسکی ساری کزنز لاہور سے کراچی آئی ہوئی تھیں عید کرنے وہ سب عید ہمیشہ ساتھ مل کر کرتے تھے۔ چونکہ آج وہ سب کافی ٹائم بعد ملے تھے تو ان کا رات گئے تک جاگنے کا ارادہ تھا۔

اچانک اس کی نظر سامنے اٹھی تو جیسے ٹھہر سی گئیں سامنے کھڑا ”جو“ کون ہے یہ؟ ”وہ بڑ بڑائی۔۔۔



# خوشخبری رائلٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Prime Urdu Novels Publications**

**Whatsapp : 03335586927**

**Email : aatish2kx@gmail.com**

اونچا قد سفید خوبصورت رنگت جو رات کے اندھیرے میں بھی صاف نمایاں تھی بلاشبہ وہ اس لائق تھا کہ اسے سراہا جائے۔ اسے دیکھتے ہوئے وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ ممی کی آواز پہ چونکی اور پھر نیچے آگئی۔

"ممی آپ نے بلایا؟"

"جی ممی کی جان مسز سمعیہ پیار سے اپنی پھولوں جیسی بیٹی کو دیکھنے لگیں۔" اور پھر بولیں۔  
"زویا بیٹا کہاں تھیں آپ لاہور سے مہمان آئے ہوئے ہیں کھانے کے بعد آپ نے آسکریم وغیرہ کا پوچھا ان سے؟"

وہ شرمندہ سی سے انھیں دیکھنے لگی "سوری ممی!" میں ابھی پوچھتی ہوں۔  
اور یہ کہہ کے وہ کچن کی طرف بڑھ گئی اور خود کو کوسنے لگی کہ "یہاں اسکی کزنز آئی ہوئی ہیں اور وہ اپنی ہی سوچوں میں ہے۔"

پھر وہ جلدی سے باؤل میں آسکریم کے سکوپس نکالنے لگی اور پھر ٹرے لئے باہر آگئی جہاں اسکی ساری کزنز آپس میں محو گفتگو تھیں۔

"سب کو آسکریم وغیرہ سرو کر کہ وہ بھی ان سے باتوں میں مصروف ہوگئی۔

پھر سب تھک گئے تو آرام کی غرض سے اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔"

وہ بھی اپنے بیڈ روم میں آگئی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ کب نیند نے اسے اپنی آغوش میں لیا اسے خبر ہی نہیں ہوئی۔

صبح اسکی آنکھ باتوں کی آواز پر کھلی سب ڈائننگ ہال میں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے وہ بھی جلدی سے فریش ہو کہ وہیں آگئی۔

جب وہ ناشتہ کر کے فارغ ہوئے تو اسکی کزن آمنہ نے اسے اپنے پلان سے آگاہ کیا۔ زویا جلدی سے اپنے سارے کام ختم کرو اور شام میں جلدی تیار ہو جانا یار ہم کلفٹن جائیں گے اور پھر وہاں سے P.C ہوٹل جائیں گے۔

"عفان بھائی نے تو ہوٹل میں بوکنگ بھی کر والی ہے پھر رش ہو جاتا ہے نا۔"

آمنہ جلدی سے اپنی بات کہہ کر وہاں سے غائب ہو گئی۔

اور زویا بھی اپنے کمرے میں آگئی شام کے لئے کپڑے نکالنے پھر اسنے سوچا ابھی تو کافی دیر ہے جانے میں اتنے وہ اپنا ناول ہی پڑھ لے جو وہ رات پڑھ رہی تھی۔

"کہاں گیا یہیں تو رکھا تھا؟" وہ ناول ڈھونڈتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ اچانک

اسے یاد آیا کہ رات وہ ٹیرس پہ ناول لے کے گئی تھی شاید وہیں چیئر پہ چھوڑ آئی ہوگی یہی سوچتے ہوئے وہ سیڑھیاں چڑھتی اوپر آئی اور سامنے

چیئر پہ پڑا ناول اٹھانے کے لئے جھکی تھی کہ اسے محسوس ہوا کہ

سامنے کوئی ہے تو اس نے نظریں اٹھا کے اوپر دیکھا تو مبہوت رہ گئی۔

وہی رات والا وجود وہاں موجود تھا دن کی روشنی میں اپنی سفید رنگت کی وجہ سے وہ اور زیادہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بن رہا تھا بلاشبہ وہ تھا ہی ایسا۔

"وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو گئی۔۔۔"

وہ کہاں سے آیا ہے کیا اس اتنے بڑے بنگلے میں اکیلا ہے؟"  
پھر اپنی تمام سوچوں کو جھٹک کہ وہ نیچے آگئی اور بے دلی سے تیار ہونے  
لگی دل تو نہیں کر رہا تھا کہیں جانے کا لیکن اس کے کزنز لاہور سے یہاں آئے ہیں وہ ان کو کہیں  
گھمانے نہیں لے کے جارہی تو کم از کم ان کے ساتھ تو گھومنے جاسکتی ہے اتنے خلوص اور خوشی سے  
اس کی کزنز نے اسے اپنا سارا

دن کا پروگرام بتایا تھا۔ وہ جلدی سے تیار ہو کے آمنہ کے پاس آگئی۔  
"آمنہ، زارہ، زینی، سب تیار ہو کے باہر آئیں تو عفان پورچ میں کھڑا ان کا  
ہی انتظار کر رہا تھا۔ انہیں آتا دیکھ کہ وہ انکی طرف بڑھا رہے بھی کہاں تھی تم لوگ؟ عفان ان  
چاروں سے مخاطب ہوا۔  
"کہیں نہیں عفان بھائی تیار ہو رہے تھے تیار ہونے میں تھوڑا ٹائم تو لگتا ہے نا۔" زینی بولی۔  
اچھا بھئی چلو اب گاڑی میں بیٹھو لیٹ ہو رہے ہیں۔ عفان انہیں کہہ کر خود ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ کہ  
کار اسٹارٹ کرنے لگا۔

وہ لوگ خوب گھوم پھر کر P.C ہوٹل پہنچے تو ہر طرف گہما گہمی تھی وہ بھی جلدی سے اپنی جگہ پہ  
بیٹھ گئے اور اورڈر دینے لگے اور پھر تھوڑی ہی دیر میں کھانا بھی آگیا۔  
کھانا بہت خوشگوار ماحول میں کھایا گیا وہ سب کھانے کے ساتھ ساتھ عفان کو چھیڑنے میں مصروف  
تھیں زویا بھی ان سب کا پورا پورا ساتھ دے رہی تھی۔ اب عفان بیچارہ کیا کرے وہ ٹھہرا اکیلا



نوجوان اور وہ چاروں لڑکیاں جو آج عفان کو پاگل کر کے چھوڑیں گی۔ شام چار بجے سے وہ ان کے ساتھ تھا۔ اور شاپنگ کرتے ہوئے ان کی چوں چاں سے وہ تنگ ہی تو آگیا تھا۔

لیکن اسے بھی ان کا کام کرنے میں خوشی ملتی تھی اور وہ چاروں بھی عفان کو بھائیوں کی طرح چاہتیں تھیں تو اپنے سارے کام اسی سے کرواتیں۔ چونکہ وہ چاروں اپنے ماں باپ کی اکلوتی تھیں تو عفان کو ہی اپنا بڑا بھائی سمجھتیں۔ اور عفان کو بھی وہ نٹ کھٹ سی لڑکیاں سگی بہنوں کی طرح عزیز تھیں۔

لیکن اب عفان بھی ان کی چھیڑ چھاڑ سے محفوظ ہوتا مسکرا رہا تھا۔ "جیسے ان چاروں سے کہہ رہا ہو کچھ بھی کر لو میں تو ہوں ہی ڈھیٹ"

پھر کچھ ہی دیر میں وہ لوگ گھر پہنچ گئے اور سب تھکن کی وجہ سے اپنے اپنے بیڈ روم میں آرام کرنے چلے گئے زوے ابھی اپنے کمرے کیں آگئی بلاشبہ آج کا دن ان سب کا یادگار دن تھا، زویا بھی آج بہت خوش تھی۔

وہ بھی بیڈ پر لیٹنے ہی لگی تھی کہ ایک بار پھر اسے شدت سے اسکا خیال آیا وہ کھڑی ہوئی اور کھڑکی کے پاس آکر پردہ کھسکانے لگی جو اسکی نظر سامنے پڑی تو وہ افسردہ ہوگئی لیکن پھر اچانک اسے ایک حیولہ سا نظر آیا تو اسے دیکھ کے وہ مسکرا دی لیکن پھر یہی سوچنے لگی کہ یہ رات کے اس وقت یہاں چہل قدمی کیوں کر رہا ہے؟ پھر اپنی سوچوں کو جھٹکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بیڈ پر آکر لیٹ گئی اور آنکھیں موند لیں۔

"لیکن ایک بار پھر اسکی سوچیں اسی کے گرد گھومنے لگیں اور نہ چاہتے ہوئے بھی اسے یہ اعتراف کرنا ہی پڑا کہ وہ اسے بہت پسند ہے" لیکن اگر وہ کسی اور کا ہوا تو؟ نہیں اس سے آگے وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔!!

صبح اسکی آنکھ فجر کے وقت کھلی نماز ادا کر کے وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے پٹ کھولے وہیں سامنے کھڑی ہوگئی کتنا پر سکون ماحول لگ رہا تھا جب ہر کوئی اپنی نیند سو رہا ہوتا اور پرندے اپنے رب کی حمد و ثناء میں مشغول ہوتے اسے صبح کا یہ وقت نہایت دلکش لگتا تھا روح تک سکون اترتا محسوس ہوتا تھا۔

تھوڑی دیر میں وہ نیچے آگئی تو حسب معمول ناشتے کی ٹیبل پہ اسکی کزنز کو محو گفتگو پایا تو وہ بھی کچن کی طرف بڑھ گئی مسز سمعیہ کی ہیلپ کروانے

اتنے میں ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کہ احمر صاحب اور مسز سمیہ احمر سمیت سب بڑے لان کی طرف چلے گئے ان کے لئے چائے کا اہتمام لان میں کیا گیا تھا جبکہ زینی، زارہ، آمنہ اور زویا اوپر ٹیرس پہ آکر چائے پینے لگیں۔

وہ بھی سب کے ساتھ باتوں میں مشغول ہوگئی اور چائے کا کپ لبوں سے لگائے بلا ارادہ ہی اسکی نظر سامنے اٹھی تو جیسے دل بے چین ہو گیا آج بھی وہ وہیں افسردہ سا بیٹھا تھا وہ اتنا اداس کیوں ہے اک بار پھر اس کے بارے میں سوچنے لگی پھر اچانک اس کے دماغ میں ایک جھماکا سا ہوا کہ ابھی کچھ دن پہلے جب اس نے دیکھا تھا تو اسے یہاں ایک دو لوگ نظر آئے تھے لیکن دو دن سے وہ یہاں بالکل اکیلا تھا یہی سوچتے ہوئے وہ پھر کھو سی گئی تھی کہ زارہ نے اس کے آگے اپنا ہاتھ لہرایا۔۔۔



"کہاں کھو گئی ہے یار؟"

تو زویا پہلو بدلنے لگی کہیں نہیں یار بس تم بولو کچھ کام تھا؟"

"ہاں وہ سمعیہ خالہ تمہیں نیچے بلارہی تھیں"

اوہ اچھا میں ابھی ممی کو جواب دے کر آتی ہوں وہ مسکراتی ہوئی نیچے آگئی تو مسز سمعیہ اس سے مخاطب ہوئیں۔

"زویا بیٹا زینی کی عید کی کچھ شاپنگ رہ گئی تھی تو آپ ان کے ساتھ مارکیٹ چلی جائیں آپ بھی کچھ لے لیں عید کے لئے لینا ہے تو۔"

"آہ! شاپنگ وہ بھی زینی کے ساتھ اسے پتہ تھا زینی۔ کی شاپنگ کا گھنٹوں لگتے تھے اسے پھر جا کے کوئی چیز پسند آتی محترمہ کو وہ سوچتی رہ گئی بس" "نہیں ممی مجھے تو کچھ نہیں لینا میں کیا جا کہ کرونگی مارکیٹ" وہ بولی تو بس اتنا ہی۔

"اس کی بات پہ مسز سمعیہ خفیف سی۔ ہو کہ رہ گئیں" تو بیٹا آپ۔ کچھ لونہ لو زینی کے ساتھ تو جاؤ گی نہ آپ۔ کی کزن ہے وہ"

"جی جی ممی میں جاتی ہوں اس کے ساتھ" مسز سمعیہ ہولے سے مسکرا دیں اور پھر وہاں سے چلی گئیں۔

زویا آج تو تمہاری خیر نہیں وہ اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں زینی بھی تیار ہو کہ اس کے کمرے میں آگئی "جلدی چل۔ یار ہم لیٹ ہو رہے ہیں" زینی بولی۔

ہاں بی بی تم تو رہنے ہی دو مجھے پتہ ہے تمہاری ابھی جلدی رات کو لیٹ میں ہی بدل جانی ہے "زویا ہنستے ہوئے بولی۔

"اچھا نہ یار اب چلو بھی مجھے بہت سی چیزیں لینی ہیں ابھی" زینی بولی اور یہ سن کر واقعی زویا جلدی جلدی اپنا ہینڈ بیگ اور موبائل اٹھائے پورچ کی طرف بھاگی اور زینی پیچھے سے ہنستی ہی چلی گئی۔ وہ دونوں کچھ دیر میں طارق روڈ پہ تھیں عید کی وجہ سے مارکیٹ میں خوب گہما گہمی تھی وہ دونوں بھی Dolmen Mall کی طرف بڑھ گئیں زویا تو بس سارا وقت زینی۔ کو دیکھتی رہ گئی کوئی گھنٹوں میں اسے مطلوبہ شہ پسند آتی لیکن پھر اس میں بھی کوئی نہ کوئی نقص نکال کہ دوسری شاپ میں گھس جاتی۔

"یا خدا یہ لڑکی!!" وہ اپنا سر تھام کے رہ گئی۔

"بلاخرہ دو گھنٹوں میں زینی کو صرف ایک ہی سوٹ پسند آیا لیکن بلاشبہ بہت ہی حسین سوٹ تھا میرون کلر کی فراک جس پہ سلور نگوں کا نفیس سا کام ہوا ہوا تھا۔ زویا نے کچھ نہیں خریدا تھا اس لئے زینی نے اس کے۔ لئی بھی اپنے جیسا ہی ڈریس رویل بلیو کلر میں پیک کر دایا وہ نہ نہ کرتی رہ گئی لیکن زینی نے اس کی ایک نہ سنی زویا مسکراتی ہوئی صد شکر کرنے لگی کہ اسے کچھ تو پسند آیا جس پہ زینی نے اس کے سر پہ ایک چپٹ لگائی اور دونوں ہنستی ہوئی گاڑی کی طرف بڑھ گئیں۔"

کچھ دیر میں ہی دونوں گھر پہنچ گئیں تو وہ سیدھا اپنے بیڈ روم میں آگئی ویسے ہی وہ زیادہ گھومنے پھرنے کی عادی نہیں تھی اور اوپر سے زینی کے ساتھ شاپنگ پر جانا کسی محاذِ جنگ سے کم نہ تھا۔ تو وہ تھک ہار کے بیڈ پہ نیم دراز ہوگئی اور کب نیند کی وادی۔ میں کھوگئی اسے خبر نہ ہوئی۔

صبح صادق کے وقت جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ خود کو بہت پر سکون محسوس کر رہی تھی ایک سکون سا اس کے اندر اترتا گیا اور وہ اٹھ کے ٹیرس پہ آگئی اور پھر جب اس نے سامنے دیکھا تو آج وہ پھر وہاں موجود تھا لیکن حسبِ معمول آج وہ بہت زیادہ افسردہ لگ رہا تھا اس نے ایک بار پھر یہی سوچا کہ اگر وہ کسی اور کا ہوا تو؟

نہیں "وہ صرف میرا ہی ہے"

یہ سوچ کے وہ ایک مضبوط ارادہ باندھے نیچے آگئی اور باہر گیٹ کی طرف بڑھ گئی اور باہر نکل کے سامنے والے بنگلے پہ پہنچی تو وہاں تالا دیکھ کے اسے دھچکا سا لگا تو کیا وہ جو دو دن سے اسے اکیلا دیکھ رہی تھی اس کی وجہ یہ تھی؟

کیا کسی نے اسے یہاں قید کر رکھا تھا لیکن کیوں یہ سوچنے سمجھنے کا وقت نہیں تھا وہ جلدی سے ادھر اودھر گردن گھمائے کچھ تلاش کرنے لگی تو اسے سامنے ایک بڑا سا پتھر نظر آیا وہ پتھر زور زور سے تالے پہ مارنے لگی تالا ٹوٹ گیا تو وہ اندر کی طرف لپکی اور اسے اس طرح اداس بیٹھے دیکھ کہ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا اور وہ بنا کچھ سوچے سمجھے اسے اپنے ساتھ تھامے اپنے گھر لے

آئی۔۔۔۔۔!!

اور پھر وہ پورچ میں کھڑی اسکی رسی پائپ سے باندھنے لگی



## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

ارے رسی کیوں؟ " ظاہر ہے اگر رسی نہیں باندھے گی تو بکرا بھاگ ہی نہ جائے گا؟ جی ہاں تو وہ جو اتنے دنوں سے اس کے لئے پاگل ہو رہی تھی وہ کوئی اور نہیں بکرا تھا جو سفید خوبصورت رنگت کا مالک تھا اب وہ بغور اسے دیکھ رہی تھی اور خود ہی اپنے پاگل پن پہ ہنس رہی تھی کہ کیسے وہ اسے چور نظروں سے دیکھتی تھی۔ بچپن سے ہی اسے بکرے بہت پسند تھے اور اس کے بابا ہر عید پہ اس کی پسند کا بکرا لاتے تھے اور وہ سمجھی کہ بابا اس بار اسکا بکرا لانا ہی بھول گئے۔

لیکن ابھی ہی جب وہ اندر گئی تو اس کے بابا نے اس پہ یہ انکشاف کیا کہ یہ بکرا تو وہ اس کے لئے ہی لائے تھے لیکن اسے سر پرانز دینا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے اسے نہیں بتایا چونکہ سامنے والا بنگلہ بالکل خالی تھا تو انہوں نے اسے وہیں رکھوا دیا اور اب یہی سوچ سوچ کے وہ خوش ہو رہی تھی کہ وہ تو واقعی "صرف اسی کا ہی تھا۔"

"اور پھر وہ جھولے پہ بیٹھی پر سکون نظروں سے سامنے چارہ کھاتے اس پیارے سے بکرے کو دیکھنے لگی۔"



نوٹ: السلام و علیکم پیارے دوستو!

یہ میری زندگی کی پہلی کہانی تھی، ایک پہلا افسانہ۔

میں جانتی ہوں کہ آپ میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے ذہن میں یہ تخلیق کر لیا ہوگا کہ، آگے جا کے ان کا سامنا یقیناً ایک ہیرو سے ہوگا۔

مگر دراصل یہ جو ”وہ“ تھا وہ ایک پیارا سا بکرا تھا۔

یہ افسانہ میں نے عیدالاضحیٰ کے لیے لکھا تھا۔ اسی باعث اس کی کہانی ذرا مختلف تھی۔

کیونکہ ضروری تو نہیں نہ کہ ہر کہانی ایک ہیرو اور ہیروئن کی ہی ہو، تو یہ کہانی تھی ایک لڑکی اور اس کے بکرے کی۔

اس افسانے کو لکھنے کا مقصد صرف آپ سب کے چہروں پہ مسکراہٹ بکھیرنا تھا۔

والسلام!

اقراء عزیز

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆